REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یکشنبہ ۷ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۶ امان ۱۳۳۹ ہش ۔ ۶ مارچ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۵ مارچ ۔ بوقت ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ رات نیند خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی آگئی ۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

متروکہ املاک کے باہم تبادلے کی شرائط کا اعلان

"محکمہ سیٹلمنٹ قبضہ دلانے کا ذمہ دار نہیں ہوگا" چیف سیٹلمنٹ کمشنر کا بیان

لاہور ۵ مارچ ۔ سید ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں کے نام متروکہ جائدادیں منتقل کی گئی ہیں ۔ وہ آپس میں ان کا تبادلہ کر سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ فریقین دعویدار مہاجر ہوں ۔ کسی غیر دعویدار مہاجر یا کسی مقامی کے نام جو متروکہ جائداد منتقل کی گئی ہو اس کا تبادلہ نہیں کیا جا سکتا ۔

سید ہاشم رضا نے متروکہ جائداد کے تبادلہ کے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں ۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

(۱) صرف دعویدار مہاجروں کو متروکہ جائدادوں کے تبادلے کی اجازت ہوگی ۔ جو متروکہ دکان یا مکان کسی غیر دعویدار مہاجر یا کسی مقامی کے نام منتقل کیا گیا ہے ۔ اس سے کسی متروکہ جائداد کا تبادلہ نہیں ہو سکے گا (۲) جو متروکہ مکان یا دوکان نیلام میں حاصل کی گئی ہوگی ۔ اس کے تبادلہ کی اجازت نہیں دی جائیگی جس کی منتقلی کی قیمت کی ادائیگی کے لئے کسی شخص نے پچاس فیصد یا اس سے زیادہ نقد ادا کیا ہو ۔ (۴) جموں اور کشمیر کا کوئی دعویدار مہاجر جموں یا کشمیر ہی کے کسی دعویدار مہاجر سے متروکہ جائداد کا تبادلہ کر سکتا ہے ۔ (۵) تبادلہ کے لئے ایک دفعہ جو درخواست پیش ہو جائے گی ۔ اسے قطعی اور آخری تصور کیا جائے گا ۔ اور اسے واپس لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ (۶) جن جائدادوں کا تبادلہ ہو جائے گا ۔ سیٹلمنٹ افسر اس کا عملاً قبضہ دلانے کے ذمہ دار نہیں ہوں گے ۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے متروکہ جائدادوں کے تبادلے سے متعلق درخواستوں کا فیصلہ کرنے کے لئے حسب ذیل ضابطہ مقرر کیا ہے

(۱) جس دعویدار مہاجر کے نام کسی مکان کی منتقلی کے سلسلہ میں ایڈیکس نمبر ۱ یا پی ۔ ٹی ۔ او یا قطعی حکم جاری

(باقی صفحہ ۸ پر)

یونیورسٹیوں کو اگلے تعلیمی سال سے بی ۔ اے کا تین سالہ کورس جاری کرنے کی ہدایت

راولپنڈی ۵ مارچ ۔ حکومت نے ملک کی تمام یونیورسٹیوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں ۔ کہ وہ اگلے تعلیمی سال سے بی ۔ اے کا تین سالہ کورس رائج کر دیں یہ بات وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے کل صبح راولپنڈی میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی ۔ آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں بھی لازمی ابتدائی تعلیم رائج کرنے کے لئے ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔ وزیر تعلیم نے بتایا کہ کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں جو کام ہوگا ۔ اگلے مہینے سے اس کے متعلق ایک پندرہ روزہ رپورٹ شائع کی جایا کرے گی ۔ آپ نے مزید کہا ۔ کہ قومی تعلیمی پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے ۔ یا جلد ہی شروع کر دیا جائیگا لیکن اس کے اثرات کچھ عرصہ بعد ہی محسوس ہو سکیں گے ۔

— کراچی ۵ مارچ سابق مرکزی وزیر مسٹر فضل الرحمٰن نے منتخب اداروں سے نااہل قرار دینے کے ٹریبونل کے نوٹس کے جواب میں ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک پبلک زندگی سے ریٹائر ہونے کا فیصلہ کیا ہے

— لاہور ۵ مارچ جو لوگ جنوری تا جون ۱۹۶۰ء کی مدت کے صنعتی لائسنسوں کے اجراء کی بنیاد سے دلچسپی رکھتے ہوں وہ کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس کے دفتر اطلاعات واقعہ ۳۸ ڈیوس روڈ لاہور سے اس کی مطبوعہ کاپیاں حاصل کر سکتے ہیں ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ مارچ ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور رمضان کی برکات اور اس کی اہمیت پر خطبہ دیا ۔ آپ نے رمضان کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کرنے کی تحریک کی ۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بخیریت ہیگ واپس پہنچ گئے

ہیگ (بذریعہ ڈاک) مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہیگ مطلع فرماتے ہیں کہ عالمی عدالت انصاف کے نائب صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب دمشق ۔ روم اور انگلستان ہوتے ہوئے مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۶۰ء بخیریت ہیگ واپس پہنچ گئے ہیں ۔ ہیگ پہنچنے پر پہلے آپ مسجد میں آئے ۔ اور پھر اپنے گھر تشریف لے گئے ۔ آپ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ریاست کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۔ بھارت کے مشہور صحافی اور مصنف سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ہفت روزہ "ریاست" دہلی جو آجکل پاکستان آئے ہوئے ہیں مورخہ ۲ مارچ کی شام کو کراچی سے بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ بھی تشریف لائے ۔ رات آپ نے تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں قیام کیا ۔ دوسرے دن صبح آپ نے قصر خلافت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ۔ نیز آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے ملاقات کی ۔ بعد ازاں الفضل عمر ہسپتال الفضل اور تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر دیکھنے کے علاوہ آپ ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات تعلیم الاسلام کالج ، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ میں بھی گئے ۔ اس طرح صبح سے لیکر دوپہر تک مصروف رہنے کے بعد آپ تین بجے سہ پہر کے قریب موٹر کار میں براستہ حافظ آباد (جو آپ کا آبائی وطن ہے) گوجرانوالہ روانہ ہو گئے ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۰ء

انبیاء علیہم السلام کا طریق دعوت

مولانا سید ابوالحسن ندوی کی تالیف "قادیانیت" کے مطالعہ سے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور جیسا کہ اس کتاب کے نقاد معاصر نے لکھا ہے بصراحت معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ نے "احمدیت" کو صحیح زاویوں سے سمجھنے کے لئے کوئی ذاتی تحقیق نہیں کی اور آپ نے محض پروفیسر الیاس برنی کی مکھی پر مکھی ماری ہے اور چونکہ پروفیسر مذکور کی کتاب کے مفصل جوابات جماعت کی طرف سے شائع ہو چکے ہوئے ہیں۔ ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ الفضل میں تفصیلی تبصرہ کیا جائے اس لئے ہم اس مضمون میں اب صرف کتاب کی آخری فصل کے متعلق جس کا عنوان ہے "قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا عطا کیا" کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اس فصل میں مصنف "قادیانیت عصر جدید کے لئے کیا پیغام رکھتی ہے؟" ایسے سوال اٹھا کر ایک طویل مضمون تحریر فرماتے ہیں اور عالم اسلام کی ضروریات جتلا کر آخر میں فرماتے ہیں

> اس سب کے علاوہ اور اس سب سے بڑھ کر عالم اسلام کی سب سے بڑی ضرورت یہ تھی کہ انبیاء علیہم السلام کے طریقِ دعوت کے مطابق اس امت کو ایمان اور عمل صالح اور اس صحیح اسلامی زندگی اور سیرت کی دعوت دی جائے جس پر اللہ تعالےٰ نے فتح ونصرت، دشمنوں پر غلبہ اور دین ودنیا میں فلاح وسعادت اور سربلندی کا وعدہ فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عالم اسلام کی ضرورت "دینِ جدید نہیں ایمان جدید" ہے۔ کسی دور میں بھی اس کو نئے دین اور نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں تھی دین کے ان ابدی حقائق وعقائد اور تعلیمات پر نئے ایمان اور نئے جوش کی ضرورت تھی۔ جس سے زمانہ کے نئے فتنوں اور زندگی کی نئی ترغیبات کا مقابلہ کیا جا سکے۔" (قادیانیت ص۲۲۰)

اس کے بعد مولانا فرماتے ہیں:۔

"زندگی کے ان شعبوں اور ضرورتوں کے لئے جن کا اوپر تذکرہ ہوا عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں مختلف شخصیتیں اور جماعتیں سامنے آئیں۔ جنہوں نے بغیر کسی دعوے اور بغیر امت سازی کی کوشش کے وقت کی ان ضرورتوں اور مطالبوں کو پورا کیا اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کو متاثر کیا۔ انہوں نے کسی نئے مذہب اور کسی نئی نبوت کا علم بلند کیا اور نہ مسلمانوں میں کوئی تفریق اور انتشار پیدا کیا۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں اور عملی قوتوں کو کسی بے نتیجہ کام میں ضائع نہیں کیا۔ ان کا نفع ہر ضرر سے خالی، ان کی دعوت ہر خطرہ سے پاک اور ان کا کام ہر شبہ سے بالاتر ہے۔ عالم اسلام نے اپنا کچھ کھوئے بغیر ان سے نفع حاصل کیا اور مسلمان ان کی مخلصانہ خدمات کے ہمیشہ شکرگزار رہیں گے" (قادیانیت ص۲۲۰-۲۲۱)

اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:۔

> "ایک ایسے نازک وقت میں عالم اسلام کے نازک ترین مقام ہندوستان میں جو ذہنی وسیاسی کشمکش کا خاص میدان بنا ہوا تھا مرزا غلام احمد صاحب اپنی دعوت اور تحریک کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ وہ عالم اسلام کے حقیقی مسائل ومشکلات اور وقت کے اصلاحی تقاضوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں علم وقلم کی طاقت ایک موضوع اور مسئلہ پر مرکوز کر دیتے ہیں۔ وہ مسئلہ کیا ہے؟ "وفاتِ مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ" اس مسئلہ سے جو کچھ وقت بچتا ہے وہ حرمتِ جہاد . . . . اور حکومت وقت کی وفاداری اور اخلاص کی دعوت کے نذر ہو جاتا ہے۔ ربع صدی کی تصنیفی وعلمی زندگی اور جدوجہد کا موضوع اور ان کی دلچسپیوں کا مرکز یہی مسئلہ اور اس کے سلسلہ میں مخالفین سے نبرد آزمائی اور معرکہ آرائی ہے اگر ان کی تصنیفات سے ان مضامین کو خارج کر دیا جائے جو حیاتِ مسیح ونزولِ مسیح اور ان کے دعاوی اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل ومباحث سے متعلق ہیں تو ان کے تصنیفی کارنامہ کی ساری اہمیت اور وسعت ختم ہو جائیگی" (قادیانیت ص۲۲۱)

جو شخص بھی ان تینوں اقتباسات کو غور سے پڑھیگا وہ مولانا کی مشکل کو بھانپ لے گا یہ ایک نفسیاتی سوال ہے جو لوگ نفسیات میں ذرا بھی درک رکھتے ہیں وہ انہی اقتباسات سے معلوم کر لیں گے کہ سید صاحب اپنی طلاقت بیانی سے کس طرح اپنے احساس کمتری کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں آیئے ذرا اس کا اندازہ کریں۔ پہلے اقتباس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک عالم اسلام کی ایسی پست حالت ہو چکی ہے اور بیماری اتنی بڑھ چکی ہے کہ اس کا علاج کرنے کے لئے معمولی اطبا کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے طبیب حاذق کی ضرورت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت کے مطابق اصلاح کا کام کرے۔ لیکن چونکہ آپ کو اس تمام عہد میں کوئی ایسی شخصیت سوا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے نظر نہیں آتی اس لئے آپ کے ذہن میں ایک عجیب انتشاری عمل پیدا ہوتا ہے۔ اور ذرا گھبرا کر فرماتے ہیں:۔

> "زندگی کے ان شعبوں اور ضرورتوں کے لئے جن کا اوپر تذکرہ ہوا عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں مختلف شخصیتیں اور جماعتیں سامنے آئیں"

مگر ایسی شخصیتوں کا نہ تو نام لیتے ہیں اور نہ یہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا کام سرانجام دئے۔ مگر ان کے مقابلہ میں اس شخص کے متعلق جس نے واقعی انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت پر کام کیا اور ایک فعال جماعت کھڑی کی آپ فرماتے ہیں:۔

> اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں، علم وقلم کی طاقت ایک ہی موضوع اور مسئلہ پر مرکوز کر دیتے ہیں۔ وہ مسئلہ کیا ہے "وفات مسیح اور مسیح موعود کا دعوےٰ"
> وغیرہ وغیرہ۔

مولانا کو چاہیئے تھا کہ جن شخصیتوں کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے ان میں سے یا ان کے علاوہ کسی ایک ہی شخص کی مثال پیش کرکے بتاتے کہ انبیاء علیہم السلام کا طریقِ دعوت کیا ہے اور اس نے اس طریق دعوت کا کس طرح اظہار کیا۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

مجلس مشاورت مورخہ ۸-۹-۱۰ اپریل کو منعقد ہوگی

جماعتیں حسب قواعد نمائندگان منتخب کر کے جلد اطلاع بھجوائیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت ۸-۹-۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہو رہی ہے۔ احباب جماعت اگر کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو فوری طور پر متعلقہ نظارتوں کو بھجوائیں۔ کیونکہ وقت تھوڑا ہے (۲) ابھی تک نمائندگان کی اطلاعات موصول نہیں ہو رہیں۔ لہذا جلد حسب قواعد انتخاب کر کے سیکرٹری مجلس مشاورت کے نام اطلاع بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

سرزمینِ انگلستان میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

مسجد فضل لنڈن میں تبلیغی اجلاسوں کا انعقاد نامور شخصیتوں کی شمولیت

متعدد کلبوں میں امام مسجد لنڈن کے لیکچرز اور ان کی عام مقبولیت

رپورٹ انگلستان مشن از یکم فروری تا ۳۱ر جولائی ۱۹۵۹ء

از مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن

مشن ہاؤس میں منعقدہ دعوتیں اور دیگر سرگرمیاں

خاکسار کی آمد سے قبل مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد پی۔ ایچ ڈی بطور فنانشل سکرٹری لنڈن مشن آنریری طور پر کام کرتے تھے۔ آپ نے اپنی اس ذمہ داری کو انتہائی تن دہی سے سرانجام دیا۔ اور باوجود اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے مشن ہذا کو ہر ممکن مدد دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فروری ۱۹۵۹ء کے آخر میں آپ نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لنڈن یونیورسٹی سے حاصل کی۔ اور مارچ ۱۹۵۹ء میں واپس پاکستان تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر ان کو الوداعی اور خاکسار کو استقبالیہ مشترکہ دعوت مشن ہذا کی طرف سے دی گئی۔ کیونکہ خاکسار ۲۱ر فروری کو لنڈن پہنچا تھا۔ جس میں جماعت کے تمام دوستوں نے شرکت کی۔ مکرم امام صاحب نے اپنی تقریر میں مکرم شاہد صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور ان کی خدمات کی تعریف کی۔ آپ نے خاکسار کی آمد کے بارے میں نیک جذبات کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ مکرم شاہد صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں مکرم امام صاحب اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

مسٹر ہیرلڈ نامی ایک انگریز کی مشن ہاؤس میں دعوت کی گئی۔ ان سے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر دلچسپ گفتگو ہوئی۔

مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۵۹ء کو عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ جس میں ایک ہزار کے قریب مہمانوں نے شرکت کی۔ نماز عید مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن نے پڑھائی۔ نماز کے بعد تمام مہمانوں کی تواضع دعوت طعام سے کی گئی۔ عید الفطر کے جملہ انتظامات کی انجام دہی کے لئے مکرم امام صاحب نے ایک عید کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کے صدر مرحوم حضرت میر عبد السلام صاحب تھے۔ عید کمیٹی نے بہت اچھا کام کیا۔ اور جملہ انتظامات کی نگرانی کی۔ اس مبارک موقعہ پر علاوہ دیگر مہمانوں کے دو ممبران پارلیمنٹ اور بعض سفارتی نمائندے بھی شریک ہوئے۔ ہماری عید کی اس تقریب کی کارگزاری یہاں کے بعض اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔

ماہ رمضان المبارک حسب معمول دعاؤں اور خصوصی عبادات میں گزارا۔ اس مبارک مہینہ میں قرآن مجید کا درس مکرم امام صاحب نے دیا۔ ہمارا طریق یہ ہے کہ مہینہ میں چار مرتبہ یعنی ہفتہ کی شام کو درس ہوتا ہے۔ جس میں بوجہ اگلے دن کی چھٹی ہونے کے احباب آسانی سے شامل ہو سکتے ہیں۔ درس کے بعد اجتماعی افطاری ہوتی ہے۔ جو مختلف دوست دیتے ہیں۔ اس سال مندرجہ ذیل احباب نے چاروں ہفتوں کی دعوت افطاری دی۔ فجزاھم اللہ

(۱) مکرم امام صاحب (۲) مکرم عبد العزیز صاحب دین (۳) مکرم سید صفی اللہ شاہ صاحب (۴) مکرم اے بی ارشد ڈاہر صاحب

ماہ رمضان المبارک کے شروع ہونے سے قبل مشن ہذا کی طرف سے اوقات سحری و افطاری شائع کر کے دوستوں میں تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ کئی غیر از جماعت دوستوں کو بھی ان کی درخواست پر یہ نقشہ جات بھجوائے گئے۔

۲۲ر مئی ۱۹۵۹ء کو ٹیچرز ٹریننگ کالج لنڈن کے پندرہ طلباء کا ایک گروپ مسجد دیکھنے آیا۔ خاکسار نے ان کو مسجد دکھائی اور مسجد لنڈن کی تاریخ اور اسلام میں مساجد کی اہمیت پر مختصر طور پر ان کو بتایا۔ ان طلباء نے خطبہ جمعہ بھی سنا۔ جو مکرم امام صاحب نے دیا۔ نماز جمعہ کے بعد سب طلباء کو مشن ہاؤس میں چائے دی گئی۔ مکرم امام صاحب نے چائے کے بعد اسلام پر تقریر فرمائی۔ بعد میں دلچسپ سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ طلباء بے حد متاثر ہو کر گئے۔ ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

مکرم عبد العزیز دین صاحب جو جماعت احمدیہ لنڈن کے سکرٹری تعلیم و تربیت بھی ہیں۔ نے لنڈن سے Boxhill کے مقام پر ایک اجتماعی پکنک کا انتظام کیا۔ اس پکنک میں جماعت کے ۳۰ افراد نے شرکت کی۔ اس تقریب کو کامیاب بنانے میں مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب اور مکرم عبد الوہاب صاحب نے خاص طور پر حصہ لیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء ہمارے انگریز نومسلم بھائی مسٹر Bell نے کھیلوں کا اہتمام کیا۔

جے ایم سکول کے ۵۴ طلباء پر مشتمل ایک گروپ مشن ہاؤس میں آیا۔ خاکسار نے ان کو مسجد دکھائی۔ اور مسجد کی مختصر سی تاریخ بیان کی اور قرآن مجید دکھایا۔ ان کی درخواست پر ایک رکوع پڑھ کر سنایا اور انگریزی ترجمہ کیا۔ مسجد دیکھنے کے بعد ان کو لیکچر روم میں بٹھایا گیا۔ مکرم امام صاحب مولود احمد خانصاحب نے اسلام کی تاریخ پر تقریر فرمائی۔ یہ تقریر دلچسپی سے سنی گئی۔ تقریر کے بعد طلباء کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ خاکسار نے بھی چند سوالات کے جوابات دیئے۔

ایک جرمن خاتون مشن ہاؤس میں تشریف لائیں۔ خاکسار نے ان کو لٹریچر پیش کیا اور مسئلہ کفارہ و نجات و وفات مسیح اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر کشمیر پر گفتگو ہوئی۔ یہ خاتون جاتے وقت کہنے لگی کہ اسلام عقل کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور اس کی اکثر تعلیمات بہت دلکش ہیں۔ یہ خاتون دو مرتبہ آچکی ہیں۔ خدا کرے کہ یہ اسلام قبول کر لیں۔

مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۵۹ء کو عید الاضحیہ کی تقریب منائی گئی۔ ۵۰۰ کے قریب احباب شریک ہوئے۔ خطبہ عید مکرم امام صاحب نے فلسفہ قربانی پر دیا۔ نماز عید کے بعد جملہ دوستوں کی تواضع کھانے سے کی گئی۔ اس عید کے انتظامات کے لئے خاکسار نے چندہ کی اپیل کی۔ جس کے نتیجہ میں مکرم عبد المجید

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک نہایت ہی قیمتی دعا

"جب دُعا کرو تو بجز صلوٰۃِ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔ اے رب العالمین تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے آمین ثم آمین"

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۵

آف نوٹنگھم نے مبلغ پچیس ۲۵ پونڈ کا عطیہ دیا۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ یہ بہت مخلص اور سلسلہ کے کاموں میں بہت تعاون کرنے والے نوجوان ہیں۔

(۱۰) لنڈن مشن میں یہ طریق ہے کہ ہر جمعہ اور اتوار کو دوستوں کی تواضع چائے وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں دوستوں کی حسب دستور جمعہ و اتوار کو تواضع چائے وغیرہ سے کی جاتی رہی۔

(۱۱) اس عرصہ میں احباب جماعت کثرت سے امام صاحب اور خاکسار کے گھر آتے رہے جن سے تربیتی و تبلیغی اور تنظیمی امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ قریباً روزانہ ہی شام کو دوست آتے رہتے ہیں۔ اکثر دوستوں کے سوالات کے جوابات ہم دونوں مبلغین دیتے رہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی تربیتی نگرانی ہوتی رہی۔

(۱۲) خاکسار کے ذمہ مرکز نے علاوہ تبلیغی سرگرمیوں کے لنڈن مشن کے مالی استحکام کا کام بھی لگایا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے اس عرصہ میں اس طرف خصوصی توجہ کی اور دوستوں کے گھروں پر جا جا کر چندہ کی وصولی کی اور نادہند دوستوں کو چندہ باقاعدہ ادا کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی اور کئی نادہند دوست باقاعدہ چندہ دینے لگ گئے ہیں۔ اور لنڈن مشن خدا تعالےٰ کے فضل سے مالی طور پر پہلے سے بہت زیادہ مستحکم ہو گیا ہے۔ خاکسار نے بذریعہ سرکلر لیٹر بھی دوستوں کو چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اس کام میں مکرم عبدالعزیز دین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب نے ہمیشہ تعاون کیا۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب [illegible] اور مولوی عبدالکریم صاحب نے ہمیشہ اپنی کار اس مقصد کے لئے پیش کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم امام صاحب نے بھی خطبات میں احباب کو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور ہنگامی چندوں کے لئے بھی مؤثر اپیل کی۔

تبلیغی سفر

مکرم امام صاحب نے لنڈن سے باہر متعدد مقامات میں بھی جا کر تقاریر فرمائیں جن کا بہت اچھا اثر ہوا اور اکثر لوگوں کے خطوط موصول ہوئے جن میں اسلام کے متعلق سوالات پوچھے گئے تھے۔

(۲) سکاٹ لینڈ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری چھوٹی سی جماعت موجود ہے۔ چونکہ یہ منظم نہیں تھی اس لئے مورخہ ۱۸ جولائی ۵۹ء کو خاکسار نے سکاٹ لینڈ۔ نوٹنگھم۔ بریڈفورڈ۔ لیڈز وغیرہ کا تنظیمی و تربیتی دورہ کیا۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے اپنی کار اس مقصد کے لئے پیش کی۔ آپ نے اپنے وقت کی بھی قربانی کی اور اس سارے دورہ میں ساتھ رہے اور ہر ممکن تعاون کیا۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سلسلہ سے بہت تعاون کرنے والے احباب میں سے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گلاسگو میں خاکسار نے احمدی احباب کو مکرم منصور احمد صاحب کے مکان پر جمع کیا۔ (مکرم منصور صاحب مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے صاحبزادے ہیں اور مخلص نوجوان ہیں) اور تنظیم کی برکات اور چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد مکرم احمد صاحب کو متفقہ طور پر جماعت احمدیہ گلاسگو کا امیر و سیکرٹری مال منتخب کیا گیا۔ چنانچہ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے سکاٹ لینڈ کی جماعت منظم طور پر کام کر رہی ہے۔ واپسی پر خاکسار نے نوٹنگھم میں جماعت قائم کی۔ مکرم آزاد صاحب یہاں کے امیر و سیکرٹری مال مقرر ہوئے۔ چونکہ یہاں کے احمدی دوست قریب قریب رہتے ہیں اس لئے خاکسار نے ان کو ایک دوست کے مکان پر جمع ہو کر کم از کم ایک نماز ضرور باجماعت پڑھنے کی تلقین کی۔ مکرم آزاد صاحب بہت مخلص اور نیک نوجوان ہیں۔

اس دورہ کے دوران میں متعدد مسلم و غیر مسلم احباب کو تبلیغ بھی کی۔ ایک دوست کے ساتھ اسلام میں عورت کی حیثیت اور تعدد ازدواج کے موضوع پر مباحثہ کے رنگ میں بے حد دلچسپ گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو میں مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے بھی حصہ لیا۔

خطبات جمعہ

اس عرصہ میں نماز جمعہ باقاعدہ مسجد لنڈن میں ہوتی رہی اکثر خطبات جمعہ مکرم امام صاحب نے دئے جن میں مختلف اسلامی پہلوؤں کی تشریح کی جاتی رہی۔ خاکسار نے بھی چند خطبات دئے۔ ایک خطبہ جمعہ مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف نے تعلق باللہ کے موضوع پر پڑھا۔ آپ کا یہ خطبہ بے حد مؤثر تھا۔ ایک خطبہ جمعہ ہمارے سوئٹزرلینڈ کے مبلغ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے پڑھا۔

دو مرتبہ دو سکولوں کے طلباء جمعہ کے روز مسجد دیکھنے آئے۔ ان کو مسجد میں بٹھایا گیا۔ انہوں نے خطبہ بھی سنا۔

نکاح

اس عرصہ میں مکرم مولود احمد خاں صاحب امام مسجد لنڈن نے دو دوستوں کے نکاح کا اعلان کیا۔ آپ نے خطبہ نکاح میں اسلامی نظریہ نکاح پر روشنی ڈالی اور طرفین کو تقویٰ اللہ کو مدنظر رکھنے کی تلقین کی۔

خدام الاحمدیہ

سال رواں کے لئے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ لنڈن منتخب کیا گیا۔ چنانچہ آپ کی قیادت میں مجلس نے متعدد اجلاس منعقد کئے جس میں تربیتی و تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ خدام الاحمدیہ نے عیدین اور دوسرے مواقع پر ہمیشہ مشن ہذا سے تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ۔

خدام الاحمدیہ کی دو میٹنگوں میں مکرم امام صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں مجلس کے عہدیداران کو وقتاً فوقتاً مشورے بھی دئے۔ خدام الاحمدیہ نے مکرم چوہدری صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کی بھی تقریر کرائی۔ آپ نے عباد الرحمٰن کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی اس تقریر کا نوجوانوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مکرم چوہدری صاحب باوجود پیرانہ سالی کے دین کی خدمت کے لئے پیش پیش رہتے ہیں اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت و تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔

لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ لنڈن خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک فعال جماعت ہے۔ لجنہ کے زیر اہتمام ہر ماہ میٹنگ مشن ہاؤس میں منعقد ہوتی ہے جس میں پردہ کا انتظام ہوتا ہے۔ ۲ اپریل ۵۹ء کو لجنہ اماء اللہ لنڈن نے محترمہ بیگم صاحبہ اکرام اللہ صاحب پاکستان ہائی کمشنر کے اعزاز میں دعوت دی۔ ہز ایکسلنسی ہماری لجنہ کی تنظیم سے بے حد متأثر ہوئیں اور اپنی تقریر میں لجنہ اماء اللہ کو اور جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے مسز نسیم صاحبہ جو ہمارے ڈاکٹر محمد نسیم صاحب کی اہلیہ ہیں کی مساعی کی بھی تعریف کی۔

لجنہ اماء اللہ لنڈن نے اس عرصہ میں ایک نمائش کا اہتمام کیا۔ اس نمائش کے لئے ممبرات لجنہ نے کشیدہ کاری وغیرہ کے نمونے تیار کئے۔ اس موقع پر پاکستان ہائی کمشن کی چند مستورات بھی آئیں۔

قرآن مجید کی پیشکش

(۱) ماہ مئی میں بورنیائی کے سلطان انگلستان آئے۔ مکرم ڈاکٹر محمد نسیم صاحب سلطان کے قلمی دوست ہیں سلطان یہاں کے مشہور ہوٹل GROSV ENOV HOUSE میں ٹھہرے مشن ہذا کی طرف سے مکرم امام صاحب کی قیادت میں مندرجہ ذیل دوستوں پر مشتمل ایک وفد ان کو ملنے گیا۔ (۱) خاکسار بشیر احمد رفیق (۲) مکرم ڈاکٹر محمد نسیم صاحب (۳) مکرم عبدالعزیز صاحب (۴) مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب۔

مکرم امام صاحب نے سلطان کو سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے متعلق بتایا۔ آخر میں مکرم امام صاحب نے سلطان کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ سلطان نے عزت کے ساتھ یہ تحفہ قبول کیا۔ اور بعد میں شکریہ کا خط بھی لکھا۔

(۲) پاکستان کے نئے ہائی کمشنر صاحب ہز ایکسلنسی جنرل محمد یوسف خاں صاحب کی لنڈن تشریف آوری پر مشن ہذا کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہا گیا۔ اس وفد کی قیادت مکرم امام صاحب نے کی۔ وفد کے دوسرے ارکان یہ ہیں (۱) بشیر احمد رفیق صاحب (۲) مکرم عبدالعزیز دین صاحب (۳) مکرم ڈاکٹر محمد نسیم صاحب (۴) مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب۔

مکرم امام صاحب نے ہائی کمشنر صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اور ان سے قرآنی پیشگوئیوں پر دلچسپ گفتگو ہوئی۔ مکرم امام صاحب نے ان کو تفصیل سے بتایا کہ کس طرح قرآن مجید کی رو سے اسلام دوبارہ دنیا میں غالب آئے گا۔ مکرم امام صاحب نے آخر میں آپ کو مشن آنے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول فرمائی۔

نقد و نظر

تفسیر آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ

از مکرم مولوی صدرالدین مولوی فاضل سابق مبلغ ایران

یہ تفسیر ایک پمفلٹ کی صورت میں ہے جو فاضل مؤلف نے پہلے ایران میں بزبان فارسی شائع کیا تھا اور اب اسے اردو میں منتقل کیا ہے اس میں بہائی مذہب کے معتقدات کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے اور قرآن مجید و احادیث، لغت عرب، تفاسیر اور شیعہ لٹریچر کے حوالے دے کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ لفظ توفی کے وہی معنی درست ہیں جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔

مسئلہ وفات مسیح پر احمدی لٹریچر میں کافی بحث ہو چکی ہے تاہم یہ مسئلہ ہمارے لئے ایک بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے کسی زمانہ میں بھی اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ زیر نظر پمفلٹ بھی اس مسئلہ کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی نسخہ ساڑھے چار آنے ہے۔ عبدالمنان صاحب شاہد ربوہ ضلع جھنگ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

امیر المجاہدین حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد کی اچانک وفات یقیناً ساری جماعت کے لئے حزن و ملال کا باعث ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے وفات پا جانے سے جماعت ایک مخلص وفادار خادم سلسلہ سے محروم ہو گئی ہے۔ آپ نے بچپن سے قادیان کے ماحول میں تربیت پائی ایم۔ اے پاس کیا تو آپ کو ۱۹۱۳ء میں برائے تبلیغ انگلستان بھیجا گیا جہاں آپ نے ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ سے دامن وابستہ کر کے لنڈن میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔ اس وقت سے لے کر تادم وصال آپ تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ ۱۹۲۳ء میں جب آریوں نے ملکانوں کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں شدھ کر کے آریہ بنانا شروع کیا تو ارتداد کی تیز و تند رَو کو روکنے کے لئے جو جماعت احمدیہ نے عظیم الشان کام کیا وہ مخالف و موافق سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے اس زمانے کے تمام مسلم اخبارات نے جماعت احمدیہ کے کارہائے نمایاں کی جذبات تشکر و امتنان کے ساتھ تعریف کی۔ احمدی مجاہدین جو سینکڑوں کی تعداد میں ارتداد زدہ علاقہ میں کام کرتے تھے۔ ان سب کے امیر ہمارے مرحوم و مغفور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے۔ امیر مجاہدین کا کیمپ آگرہ میں تھا جو مجاہدین ارتداد میں کام کرنے کے لئے جاتے وہ پہلے آگرہ پہنچتے پھر مرحوم و مغفور امیر المجاہدین سے ہدایات حاصل کر کے مختلف مقامات پر چلے جاتے۔ میں نے بھی اڑھائی سال تک کام کیا اور میں آپ کے ہمراہ آگرہ میں رہتا تھا۔ اور جہاں کہیں مناظرہ یا جلسہ ہوتا آپ کی ہدایت کے ماتحت میں وہاں چلا جاتا۔ اس تمام عرصہ میں مجھے یاد نہیں کہ کبھی آپ کی طرف سے مجھے شکایت کا موقعہ ملا ہو۔ نہایت فراخ دل وسیع الحوصلہ تھے اور اپنے رفقاء کار سے محبت کا سلوک کرتے تھے۔

۱۹۲۴ء میں جب آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت حضور کی معیت میں لنڈن تشریف لے گئے تو میں حضور کے ارشاد کے ماتحت قادیان آ گیا تھا۔ ۱۹۲۵ء میں جب میں دمشق پہنچا تو میں نے وہاں سے آپ کو ایک خط لکھا اور اس میں قیام آگرہ کا ذکر کرتے ہوئے مذکورہ بالا قسم کے خیالات کا اظہار کیا تو آپ نے جواباً لکھا کہ مجھے آپ کے خط سے بہت خوشی ہوئی ہے اور بعض پیغامیوں کا ذکر کیا۔ کہ ان میں یہی خرابی تھی کہ وہ اپنے ماتحت کام کرنے والوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے تھے۔

طبیعت میں سادگی تھی۔ پیچ در پیچ طبیعت رکھنے والوں سے سخت متنفر تھے صاف گو تھے۔ جو بات حق خیال کرتے وہ برملا کہہ دیتے بلند عزائم رکھتے سلسلہ کے وقار کے لئے غیرت رکھتے تھے افسوس ہے کہ اب ہم ایک مخلص رفیق کار سے محروم ہو گئے ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد اور باقی رشتہ داروں کو صبر جمیل بخشے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واکرم نزلہ وادخلہ الجنۃ۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے ماموں مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ٹھیکیدار بھڑی گوجرانوالہ ایک عرصہ سے جگر کی خرابی اور دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں جلسہ سالانہ کے بعد بہت تکلیف ہو گئی ہے اب پھر میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار منظور احمد خاں ربوہ

ہم سے
خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا مکتوب گرامی

ایک غلطی کی تصحیح

اور آپ کے لئے دعا کی درخواست

—— از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ——

احباب کو معلوم ہے کہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ہاتھ میں چوٹ آئی تھی۔ جب تک آپ ربوہ میں تشریف فرما رہیں۔ آپ کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں رپورٹ شائع ہوتی رہی۔ لیکن ربوہ سے لاہور تشریف لے جانے کے بعد آپ کی صحت کے متعلق کوئی خبر شائع نہیں ہوئی خیال تھا کہ چوٹ کا اثر ضائع ہو چکا ہو گا۔ لیکن آپ کے تازہ خط سے جو آپ نے "درعدن" کے سلسلہ میں میرے نام بھیجا ہے۔ ظاہر ہے کہ ابھی تک ہاتھ میں کافی تکلیف ہے۔ آپ تحریر فرماتی ہیں:۔

"باوجود ارادہ اور خواہش کے ہاتھ کی مجبوری کی وجہ سے نہ لکھ سکی۔ ابھی تک بہت کافی تکلیف ہے۔ صرف ایک انگوٹھا اور انگشت شہادت ذرا سہارے سے قلم تھامنے کے قابل ہوتی ہے۔ مگر بہت درد کے ساتھ۔ درد برابر ہوتا ہے۔ ورم ہے مٹھی بند نہیں ہو سکتی انگلیاں مڑتی نہیں" خیر مطلب تو یہ تھا کہ شکریہ ادا کروں۔ "درعدن" کی کاپیاں ملیں آپ کی محبت و قدردانی سے محنت کا ثمرہ دیکھ کر دل خوش ہو گیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

حضرت سیدہ موصوفہ نے "درعدن" میں ایک غلطی رہ جانے کا بھی ذکر فرمایا ہے اور خط کے آخر میں عزیزم میاں محمد احمد خاں صاحب کی اس روایت کی بھی تصحیح فرمائی ہے جو الفضل مورخہ ۲۷ر فروری میں شائع ہوئی تھی۔ آپ تحریر فرماتی ہیں:۔

"ابھی الفضل آیا خطبہ میں بروایت محمد احمد خاں میرے خواب کا ذکر تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تخت پر بیٹھے نہیں بلکہ کھڑے دیکھا تھا اور تیسری شب بعد وصال تھی مبارکہ کی رات کے علاوہ قادیان میں ہماری دوسری رات تھی۔ اب سخت درد ہونے لگا تھک گئی دعا کریں ہاتھ کو بہت تکلیف ہے"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک زندہ نشان ہیں اور آپ کے وجود کو اللہ تعالیٰ نے الہام میں مبارکہ قرار دیا ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ ماہ رمضان میں خاص طور پر آپ کے لئے دعا کریں تا اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل شفا اور صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

سیکرٹریان زراعت توجہ کریں!

گذشتہ مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہر ایک جماعت میں سیکرٹری زراعت مقرر کیا جائے اور زمیندار احباب اپنی پیداوار بڑھانے کی کوشش کریں۔ سیکرٹریان زراعت اپنی اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں دیں تا پیداوار بڑھانے کے متعلق جماعتوں کی مسابقت کی کوشش کا جائزہ لیا جا سکے۔

اس لئے جملہ سیکرٹریان زراعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پیداوار بڑھانے کے سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ ۱۵ مارچ سے قبل نظارت زراعت میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

رپورٹ میں گذشتہ دو فصلوں کی پیداوار کا موازنہ دکھایا جائے۔

ناظر زراعت۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

جماعت احمدیہ احمد نگر صوبہ مشرقی پاکستان کے دوسرے سالانہ جلسہ کی مختصر روئیداد

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی شمولیت

مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۶۰ء بروز جمعرات صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ (ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) بوقت گیارہ بجے صبح بذریعہ کار دیناجپور سے تشریف لائے۔ احمد نگر کے خدام انصار۔ اطفال اور سلسلہ کے نمائندگان نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا پرجوش استقبال کیا۔

پہلا اجلاس

۳ بجے شام محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی ابو طاہر صاحب صدر نے اجتماعی دعا فرمائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے بالخصوص دعائیں کی گئیں۔

مولوی سلیم اللہ صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد جناب مولوی محمد صاحب بی۔ اے نے صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خوشی میں جماعت کی طرف سے آپ کو ایڈریس دیا۔ اس کے بعد احقر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔ مولوی حامد حسن خانصاحب نے موجودہ زمانہ کی بیماریاں اور اس کے علاج کے متعلق ایک مؤثر تقریر کی۔ اس کے بعد صاحب صدر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے اپنے اخلاق اور اپنی قربانی کو بڑھانے کی طرف نہایت مؤثر الفاظ میں توجہ دلائی۔

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۰ء کو صبح کا اجلاس بوقت ۹ بجے شروع ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی سلیم اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ قریشی محمد صادق صاحب نے درثمین سے ایک نظم پڑھی۔ مولوی فضل الرحمن صاحب نے سورہ فاتحہ کی آخری دو آیتوں کی تفسیر کی۔ اس کے بعد مولوی ابو احمد صاحب نے سلسلہ کی مالی ضروریات پر تقریر کی اس کے بعد احقر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی ضرورت پر ۴۵ منٹ تک تقریر کی۔ اس کے بعد جمعہ کے لئے صبح کا اجلاس ختم کر دیا گیا۔

بعد از جمعہ عصر ۳ بجے محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی پھر شروع ہوئی۔ مولوی ابو احمد صاحب نے "اسلام زندہ مذہب" کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی آپ کے بعد جناب مولوی محمد صاحب بی۔ اے نے Nalalla کے متعلق اسلامی نظریہ پر تقریر کی۔ چونکہ اس اجلاس میں صاحبزادہ صاحب کی تقریر سننے کے لئے انگریزی دان اصحاب بھی تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے ان کی خواہش کے مطابق صاحبزادہ صاحب موصوف نے انگریزی میں تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔

۱۳ فروری کی صبح کو صاحبزادہ صاحب موصوف بذریعہ بس ڈھاکہ کے لئے تشریف لے گئے جماعت کے احباب صاحبزادہ صاحب کو الوداع کہنے کیلئے بس کے اڈہ تک گئے اور اجتماعی دعا کے بعد صاحبزادہ صاحب کو رخصت کیا۔

اسی دن صبح و شام محترم بدر الدین احمد صاحب گورنمنٹ پلیڈر ٹھاکرگاؤں کی زیر صدارت دو اجلاس ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔ جماعت کے دوست دور دور سے اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ مثلاً۔ ناٹور۔ رنگپور۔ دیناجپور۔ پاربتی پور۔ شاہپور۔ بھات گاؤں وغیرہ۔ تین دن تک چہل پہل رہی۔ اس اجتماع میں اخوت و محبت کے جذبات کا ایمان افروز نظارہ نظر آیا۔ ہر ایک کی زبان پر محترم صاحبزادہ صاحب کی تعریف و توصیف تھی۔

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو سلسلہ کی خدمت کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ابو الخیر محب اللہ مربی سلسلہ احمدیہ مشرقی پاکستان)

ولادت

مکرم محمد اقبال خان ولد نور محمد صاحب نمبردار قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۲۴۵ ای بی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام بشارت احمد محمود تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(ماسٹر عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۴۵ ضلع منٹگمری)

اُذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد خانصاحب چک ۸۹ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور طویل مدت بیمار رہ کر ۳ دسمبر ۱۹۵۹ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ کر کے اپنے حقیقی مولا کے دربار میں جا حاضر ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز جمعہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ حضرت چوہدری دلاور خان صاحب کے گھر موضع مہٹیانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور میں تولد ہوئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مخلص خاتون تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ بوجہ درد لقوہ وغیرہ بیمار تھیں۔ پہلے مرض معمولی خیال کیا گیا مگر رفتہ رفتہ اس میں اضافہ ہوتا گیا۔ مگر آخر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ افاقہ ہوا۔ کافی عرصہ تک صحت یاب رہیں مگر یکدم مرض کا دورہ ہوا۔ اس شدید حملہ سے روح جسد عنصری سے پرواز کر گئی۔

مرحومہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت و محبت تھی۔ جس خلوص و حلیمی، بردباری اور صابرانہ طور پر زندگی بسر کی ہے۔ وہ احمدی مستورات کے لئے قابل تقلید ہے۔

مرحومہ کے والد ماجد حضرت چوہدری دلاور خانصاحب ضعیف العمر ہیں ان کو بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ بڑے نیک مخلص احمدی ہیں۔ درویشان قادیان و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے فضل سے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور چوہدری صاحب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ مرحومہ نے تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

(چوہدری) ناصر احمد خان محمود مہٹیانوی

جملہ قائدین مجالس و عہدیداران مال خدام الاحمدیہ

توجہ فرمائیں!

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ ان دنوں چندہ مجلس کی آمد میں خصوصاً اور دیگر چندہ جات خدام الاحمدیہ کی آمد میں عموماً معتدبہ کمی واقع ہو گئی ہے۔ براہ مہربانی ان کی وصولی اور مرکز میں ماہوار ترسیل کی طرف فوری توجہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس وقت مندرجہ ذیل چار مالی تحریکات ہیں ان کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ چندہ کی ادائیگی کسی رکن پر بھی بار نہیں ہو سکتی۔

چندہ مجلس:۔ نصف پائی فی روپیہ آمد پر

چندہ سالانہ اجتماع:۔ بارہ آنے سالانہ فی رکن۔

چندہ اشاعت لٹریچر:۔ ایک روپیہ سالانہ۔

چندہ تعمیر:۔ حسب توفیق

(برائے قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عزیزم کریم بخش و حمید اللہ کو موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئیں۔ اور سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد عبد اللہ ڈار کوئٹہ)

"موجودہ جنگ بندی لائن کو مستقل بنانے کی تجویز ناقابلِ قبول ہے"

ٹائمز آف انڈیا کے پریم بھاٹیہ سے صدر ایوب کا انٹرویو

نئی دہلی ۴ مارچ - صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پھر کہا ہے کہ پاکستان کشمیر میں موجودہ جنگ بندی لائن کو مستقل بنانا منظور نہیں کرے گا، تاہم آپ نے کہا کہ خطہ متنازعہ جنگ کو مستقل بنانے یا حق خود ارادیت کے علاوہ اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے کسی اور تجویز پر بھی گفت و شنید ہو سکتی ہے۔

نئی دہلی میں ٹائمز آف انڈیا کے ایڈیٹر مسٹر پریم بھاٹیہ نے صدر پاکستان سے اپنی ایک حالیہ ملاقات کی روئداد شائع کی ہے۔ مسٹر بھاٹیہ نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ صدر ایوب نے مجھ سے گفتگو شروع کرتے ہوئے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ پاکستان نے ہندوستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا لیکن ہندوستان نے اس کا خاطر خواہ جواب نہ دیا۔ مسٹر بھاٹیہ نے لکھا ہے کہ میں نے صدر پاکستان کو یاد دلایا کہ جب وہ تھوڑے وقت کے لئے ہندوستان گئے تو ہندوستان کے عوام نے ان کے ورود کا خیر مقدم کیا تھا۔ ہندوستان کی حکومت اور عوام بھی پاکستانی عوام اور حکومت کی طرح یہی چاہتے ہیں کہ گزری ہوئی باتوں کو فراموش کر کے بہتر تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ مختلف سرحدی تنازعات پر حال ہی میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اور مالیاتی مسائل پر جس سمجھوتے کا امکان ہے، ان کے بارے میں عام ردعمل سے میری رائے کی تصدیق ہوتی ہے۔

مسٹر بھاٹیہ کے آرٹیکل کے مطابق صدر ایوب نے جواب دیا "ہاں یہ درست ہے، اس کے باوجود میرا خیال یہ ہے کہ پنڈت نہرو پاکستان سے دوسرے تنازعات تو سلجھانا چاہتے ہیں لیکن وہ تنازعہ کشمیر کا تصفیہ نہیں چاہتے، چنانچہ کشمیر کی سرحد پر ہندوستان اور پاکستان کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہیں ہندوستان نے میری طرف سے پیش کردہ مشترکہ دفاع کی پیشکش بھی مسترد کر دی ہے۔

پریم بھاٹیہ نے لکھا ہے کہ میں نے صدر پاکستان سے پوچھا کہ کیا مشترکہ دفاع قائم ہونے سے پہلے تصفیہ کشمیر ضروری ہے۔ صدر ایوب نے اس سوال کا مثبت میں جواب دیتے ہوئے کہا جب دونوں ملک کشمیر کے سوال پر جنگ تک کے لئے تیار ہوں تو مشترکہ دفاع بے معنی ہو جاتا ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ کشمیر کا مسئلہ نظر انداز کر دے گا صدر ایوب نے کہا پاکستان کے لئے کشمیر بدستور ایک جاندار مسئلہ ہے پنڈت نہرو اس کے بارے میں گفتگو پر آمادہ نہیں لیکن جلد یا بدیر اس مسئلہ کو زیر بحث لانا پڑے گا۔

پریم بھاٹیہ نے لکھا ہے "میں نے صدر ایوب سے کہا کہ کشمیر میں موجودہ جنگ بندی لائن کو معمولی ردوبدل کے ساتھ مستقل بنانے کے سوا اور کس بنیاد پر گفتگو ہو سکتی ہے اس پر صدر ایوب نے کہا کہ ہمارا ملک موجودہ جنگ بندی لائن کو مستقل حیثیت دینا منظور نہیں کرے گا تاہم حق خود ارادیت اور موجودہ جنگ بندی لائن کو مستقل بنانے کے علاوہ کسی اور حل کی بنا پر گفت و شنید ہو سکتی ہے۔ اب یہ کام ہندوستان کا ہے کہ وہ کوئی حل تجویز کرے یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ میں اور پنڈت نہرو اس مسئلہ پر گفتگو کریں

مسٹر پریم بھاٹیہ نے آگے چل کر لکھا "فیلڈ مارشل ایوب نے اس کے بعد ایک ایسے موضوع کا ذکر کیا جو ہمارے ملک میں بھی فوری توجہ کا مستحق ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ نہری پانی کا تنازعہ طے ہو جانے سے کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف ہرگز تبدیل نہیں ہوگا صدر ایوب نے کہا کہ پاکستانی نہروں کو جن دریاؤں سے پانی ملتا ہے ان کے منبعے بدستور کشمیر میں رہیں گے علاوہ ازیں پانی کو میدانی علاقوں کے مقابلے میں پہاڑوں میں بہتر طور پر ذخیرہ کیا جا سکتا ہے

پریم بھاٹیہ نے آخر میں بتایا ہے کہ لاہور میں ہارس شو کے موقع پر وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر نے کس طرح صدر ایوب سے ان (بھاٹیہ) کی ملاقات کا اہتمام کرایا حالانکہ صدر ایوب کی مصروفیات کے باعث یہ ملاقات بظاہر ناممکن تھی۔ مسٹر پریم بھاٹیہ نے آخر میں لکھا ہے "صدر ایوب ہر ہندوستانی کو یہ تاثر دینے میں کامیاب رہتے ہیں کہ وہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوستی کو فروغ دینے کے دل سے خواہاں ہیں۔

ملتان روڈ کالونی میں پلاٹوں اور کوارٹروں کیلئے درخواستیں

اگلے مہینے طلب کر لی جائیں گی

لاہور ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے قریب ملتان روڈ پر اضافی بستی تعمیر کی جا رہی ہے اس میں رہائشی پلاٹوں کے حصول کے خواہشمند افراد سے درخواستیں اگلے مہینے طلب کر لی جائیں گی اس بستی کا سنگ بنیاد صدر ایوب نے گذشتہ ماہ رکھا تھا۔

مضافاتی بستی کی تعمیر کے سلسلہ میں ملتان روڈ کے گردونواح میں آٹھ ہزار تین سو ایکڑ اراضی حاصل کی جائے گی۔ اور توقع ہے کہ اس مقصد کے لئے مارچ کے وسط میں سرکاری اعلان جاری کر دیا جائے گا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس اعلان کے فوراً بعد سابقہ مالکان اراضی کو نوٹس جاری کر دیے جائیں گے کہ وہ آئندہ فصل زیر منصوبہ زمینوں میں کاشت نہ کریں۔ چنانچہ اس قانونی مرحلہ کے طے ہو جانے پر درخواستیں طلب کی جائیں گی۔ ازیں پیشتر جو درخواستیں بعض لوگوں نے دی ہیں ان پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ہزاروں کی تعداد میں نئے فارم طبع کروائے گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ درخواستیں موصول کی جائیں گی۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ اقامت کے طلب گاروں کو اپنی درخواستوں میں محکمہ شہری تعمیرات کو حسب ذیل کوائف مہیا کرنا ہوں گے نام اور پتے کے علاوہ عمر اور پیشہ کیا ہے۔ اس وقت جس جگہ مقیم ہیں وہ متروکہ املاک ہے یا غیر متروکہ۔

اول الذکر صورت میں الاٹمنٹ آرڈر یا تصفیہ املاک کے متعلق احکام کا حوالہ دینا ہوگا۔ درخواست کنندہ کے افراد کنبہ کتنے ہیں جو اس کے ساتھ قیام پذیر ہیں اور جن کے گزارے کا انحصار بھی درخواست دہندہ پر ہے۔ ماہانہ آمدنی کس قدر ہے۔ اگر انکم ٹیکس ادا کرتا ہے تو کتنا روپیہ جمع ہے اگر ہے تو کس قدر ہے درخواست کے ساتھ انکم ٹیکس بنک اور اپنے مالک یا ادارہ کا سرٹیفکیٹ چسپاں ہوگا۔ جو املاک ہندوستان میں چھوڑ آئے ہیں ان کی تفصیل بہ اعتبار شہری اور دیہی جائیداد دینا پڑے گی اور اس کے ثبوت از قبیل دستاویزات بھی شامل کرنا ہوں گی۔ درخواست میں یہ صراحت بھی کرنی ہوگی کہ درخواست دہندہ یک مشت قیمت ادا کرنا پسند کرتا ہے یا قسطوں میں ادائیگی کو ترجیح دے گا۔ اگر درخواست دینے والے کی خواہش ہو کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ہی جگہ حاصل کرے تو اس کا اظہار بھی کرنا ہوگا۔ درخواست دینے سے پہلے چار روپے نیشنل بنک میں جمع کرانا لازم ہوگی

سابقہ طے شدہ پالیسی کے مطابق دس فیصد رہائشی پلاٹ اور کوارٹر فوجیوں، بیس فیصد مقامی باشندوں اور باقی سب مہاجرین اور بے گھر لوگوں کو مہیا کئے جائیں گے، تین ہزار ایکڑ اراضی چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کے لئے مخصوص ہوگی۔ اقامتی رقبہ تین درجوں میں منقسم ہوگا، اے کیٹگری کے قطعات اراضی کا رقبہ ایک ہزار دو ہزار اور تین ہزار مربع گز ہوگا، بی کیٹگری کے قطعات اڑھائی سو، پونے چار سو اور پانچ سو مربع گز رقبہ پر مشتمل ہوں گے۔ اور سی کیٹگری کے پلاٹ ایک سو بیس مربع گز (قریباً پانچ مرلہ) ہوں گے مقامی باشندوں کو قیمت ایک سال کے اندر اور مہاجرین کو پانچ برس میں بالاقساط یا یکمشت ادا کرنے کی اجازت ہوگی، مزید معلوم ہوا ہے اس کالونی کے ترقیاتی مصارف دوسرے اضافی شہروں میں اس نوع کے اخراجات سے زیادہ ہوں گے وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ گزشتہ چند برس میں تعمیراتی سامان کے نرخوں میں بتدریج اضافہ ہو گیا ہے، دریں اثنا یہ کوشش بھی جا رہی ہے کہ اس کالونی میں دو ہزار کی بجائے دس ہزار کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے لیکن یہ مرکز کی جانب سے مالی امداد کے بغیر نہیں

پشاور ۴ مارچ سرحد پار سے آنے والی معتبر اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ افغان فوج اور قبائلیوں میں بدستور تصادم ہو رہے ہیں حال ہی میں بعض وطن پرست عناصر نے چوکی نوائی کوتل کے قریب افغان عسکریوں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کی وجہ سے متعدد افغان فوجی مجروح ہوئے دوسر

صداقتِ احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
بزبان اردو و انگریزی
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

کنٹرول کے موثر نفاذ کے لئے خاص ادارہ قائم کیا جائیگا

پولیس کے عملہ پر مشتمل سپیشل انفورسمنٹ ایجنسی عنقریب کام شروع کردیگی

لاہور ۵ مارچ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید نے کل اعلان کیا کہ صوبائی حکومت عنقریب پولیس کے خاص عملہ پر مشتمل ایک ادارہ قائم کر رہی ہے جس کا واحد فرض یہ ہوگا کہ مختلف اہم اشیائے صرف پر کنٹرول سے متعلقہ احکام کی پابندی کرائے

آپ نے کہا کہ یہ دستی خاص عملہ ان دکانداروں اور دوسرے عناصر کے خلاف مناسب کارروائی کرے گا جو اہم اشیائے صرف کو مقررہ نرخوں پر فروخت کرنے کی بجائے ان کی بلیک مارکیٹ یا ناجائز ذخیرہ اندوزی کے مرتکب ہوں گے یا ان کی ناجائز تقسیم کا موجب بنیں گے

چیف سیکرٹری مسٹر خورشید نے آج قبل دوپہر اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران ضروریات زندگی کی قلت و گرانی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مزید بتایا کہ یہ انفورسمنٹ سٹاف سردست لاہور راولپنڈی پشاور۔ ملتان اور حیدرآباد میں مقرر ہوگا تاہم اگر ضرورت محسوس ہوئی تو بعد میں اس نوعیت کا انتظام چھوٹے شہروں میں بھی کیا جائے گا۔ آپ نے کہا ہر بڑے شہر میں ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اس خاص ادارہ کے انچارج ہوں گے اور چند انسپکٹر۔ سب انسپکٹر اور پولیس کے دوسرے ماتحت ارکان ان کے ماتحت کام کریں گے۔ میں انسپکٹر جنرل پولیس سے کہا ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے عملہ کا انتخاب کرتے ہوئے اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ ان کی دیانتداری شک و شبہ سے بالا ہو۔

آپ نے کہا کہ سپیشل انفورسمنٹ ایجنسی مقرر کرنے کا فیصلہ کل (۴ مارچ) متعلقہ اعلیٰ حکام کی ایک کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ کیونکہ ڈپٹی کمشنر اور دوسرے ضلعی حکام کا دن میں معروف ہونے کی وجہ سے اس مسئلہ کی طرف پوری توجہ مبذول نہیں کر سکتے۔ اس فیصلہ کے مطابق بڑے شہروں کے اہم تجارتی مراکز میں یا ان کے مراکز کے نزدیک شکایتی مراکز قائم کئے جائیں گے اور عام شہریوں سے توقع کی جائے گی کہ وہ اس سلسلہ میں ان شکایتی مراکز کی طرف رجوع کر کے قلت و گرانی کے سدباب کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم ہدایت اللہ صاحب قریشی جو بہاولپور میں تھانیدار ہیں۔ کچھ عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں۔ اب بذریعہ تار تشویشناک علالت کی اطلاع موصول ہوئی ہے احباب جماعت سے شفائے کامل و عاجل کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ حمید اللہ قریشی

(محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

(۲) میرے دونوں لڑکوں کریم بخش اور حمید اللہ کو موٹر سائیکل سے گرنے کے باعث چوٹیں آئی ہیں اور ہر دو سول ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(چوہدری محمد عبداللہ ڈار کوئٹہ)

(۳) میرے خلوند حافظ معین الحق صاحب شمس ہیڈ اسسٹنٹ ہیں ہفتہ عشرہ سے سخت علیل ہیں احباب سے درخواست دعا ہے

(امۃ القیوم شمس بیگم

پاکٹر لائن راولپنڈی)

کاتب کی ضرورت

دفتر الفضل کے لئے ایک کاتب کی ضرورت ہے جو کہ خوش نویس ہونے کے علاوہ زودنویس بھی ہو۔ خواہشمند احباب جلد مینیجر الفضل سے مل لیں۔ باہر کے احباب اپنی درخواست کے ساتھ مقامی امیر کی تصدیق ضرور بھجوائیں

(مینیجر الفضل)

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

ماہ فروری ۱۹۶۰ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ مارچ سے قبل دفتر الفضل میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر الفضل)

تربیتی مضامین

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے بیش قیمت تعلیمی تحقیقی تربیتی اور اصلاحی مضامین احباب جماعت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ کے انہی بلند پایہ مضامین اور دلکش تحریروں کو یکجا کر کے مخلصین جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے "تربیتی مضامین" اسی مبارک سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تربیتی مضامین کا مجموعہ بہت جلد شائع ہو جائے گا اس مجموعے میں مندرجہ ذیل روح پرور مضامین بھی شامل ہیں:

۱۔ ہستی باری تعالیٰ کے متعلق فطرت کی آواز
۲۔ خدائی رحمت کی بے حساب وسعت
۳۔ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جماعت کی بھاری ذمہ واری
۴۔ حضرت مسیح موعودؑ کے چار ممتاز صحابہ
۵۔ احباب کی تعزیت کا شکریہ اور جماعت کراچی کو مخلصانہ مشورہ
۶۔ رضوان عبداللہ کی المناک وفات
۷۔ چندوں کے متعلق جماعت کی اہم ذمہ واری
۸۔ کیا ایمان بڑھتا گھٹتا ہے؟
۹۔ زندگی کے بیمہ کے متعلق اسلامی نظریہ
۱۰۔ کیا ایک محکوم شخص نبی نہیں بن سکتا؟
۱۱۔ تبلیغ کے چار سنہری گر
۱۲۔ دوست رمضان کے عہد کو یاد رکھیں
۱۳۔ ہزار جہینوں کی ایک رات
۱۴۔ مسئلہ قضاء و قدر
۱۵۔ اسلامی پردہ
۱۶۔ دوستوں کو علمی اور تحقیقی مضامین لکھنے کی دعوت
۱۷۔ شیعہ حضرات کی خدمت میں مخلصانہ مشورہ
۱۸۔ رسوم جہلم قل اور فاتحہ کی حقیقت
۱۹۔ سینما
۲۰۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے نام پیغام
۲۱۔ جک منگلا والوں کے لئے پیغام
۲۲۔ خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کے نام پیغام
۲۳۔ نصرت گرلز سکول کی بچیوں کے لئے پیغام
۲۴۔ مجلس انصار اللہ کراچی کے نام پیغام
۲۵۔ معلمین وقف جدید حلقہ سندھ کے نام پیغام

ان مضامین کے علاوہ دیگر اہم مضامین بھی شامل اشاعت ہوں گے۔ نیز صاحبزادہ صاحب کی بعض روح پرور نظمیں بھی مجموعہ کی زینت ہوں گی

* ضخامت اندازاً ۴۰۰ صفحات۔ قیمت اعلیٰ کاغذ چار روپے۔ درجہ دوم تین روپے
* پچیس سے زائد کے خریدار کو ۲۰ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔
* ابھی سے اپنا نسخہ ریزرو کروانے کے لکھئے!

ملنے کا پتہ

۱۔ اتالیق منزل احمد نگر ربوہ (۲) فضل الرحمن نعیم ادارۃ المصنفین ربوہ

متروکہ املاک کا تبادلہ

(بقیہ صفحہ اول)

ہو چکا ہو۔ وہ کسی ایسے دعویدار مہاجر کے ساتھ مکان کا تبادلہ کر سکتا ہے جس کے نام متذکرہ بالا دو ذرائع میں سے کوئی ایک جاری ہو چکی ہو۔ اسی طرح جس شخص کے نام کوئی متروکہ دکان منتقل کی گئی ہو وہ اس دکان کا تبادلہ کسی دوسری دکان سے کر سکتا ہے جو کسی اور شخص کے نام منتقل کی گئی ہو (۲) تبادلہ کے خواہاں دونوں فریق مشترک طور پر سفید کاغذ پر اس ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کے نام درخواست پیش کریں گے۔ جس نے ان دونوں جائدادوں میں سے بڑی قیمت کی جائداد منتقل کی ہو۔ اس درخواست کی ایک نقل اس ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو پیش کی جائے گی۔ جس نے دوسری جائداد منتقل کی ہوگی۔ اگر دونوں جائدادیں ایک ہی ڈپٹی سیٹلمنٹ کے علاقہ میں واقع ہوں تو اس صورت میں درخواست کی ایک نقل فائل میں رکھنے کے لئے ان کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔

جانوروں کے اپھارہ کی دوا "اکسیر پھٹا"

کے علاوہ

اکسیر منہ کھر۔ اکسیر گلخار۔ اکسیر گل گھوٹو اور حیوانات کی دیگر تمام امراض کے لئے بیر بہدف ادویات دہی ادارہ پیش کر رہا ہے جسے "اکسیر پھٹا" جیسی کامیاب دوا تیار کرنے کا فخر حاصل ہے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ